باب۔۸

نماز

[وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ،(البقرۃ:۴۳،۸۳اور۱۱۰)،(النساء:۷۷)،(الانعام:۷۲)،(یونس:۸۷)،(الحج:۷۸)،

(النور:۵۶)،(الروم:۳۱)،(المجادلۃ:۱۳)،(المزمل:۲۰)]

[ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ،(الحج:۷۷)]

حدیث ۳۴۰: (شب معراج سے متعلق یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ) : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: میں مکہ میں تھا۔ ایک رات مجھے محسوس ہوا کہ مکان کی چھت پھٹی ، جبرئیلؑ اترے ، اور میرا سینہ چاک کرکے اسے آبِ زم زم سے دھویا۔ پھر ایک طشت حکمت و ایمان سے بھرا میرے سینے میں ڈال کر اسے بند کردیا۔ اس کے بعد وہ میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان پر لے گئے۔ اوپر چڑھے تو پہلے آدمؑ سے ملاقات ہوئی۔ پھر ادریسؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ بھی ملے۔ اس کے بعد جبرئیلؑ مجھے ایسی بلندی پر لے گئے جہاں میں نے فرشتوں کے قلموں کی آواز سنی۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیے جانے کا حکم مجھ کو ملا۔ پھر یہاں سے میری واپسی ہوئی۔ راستے میں موسیٰؑ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تمھیں کیا حکم ملا۔ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ انھوں نے کہا میں جانتا ہوں تمھاری امت اتنی زیادہ عبادت کی طاقت نہیں رکھتی اور مجھے مشورہ دیا کہ میں واپس لوٹوں اور اللہ تعالیٰ سے اس میں کمی کی گزارش کروں۔ تب میں لوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کمی فرمادی اس احسان کے ساتھ کہ یہ اب پانچ ہیں لیکن در حقیقت باعتبار ثواب پچاس ہی ہیں کیوں کہ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی،[لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّـهِ، (یونس:۶۴)]۔ واپسی پر پھر موسیٰؑ ملے اور مزید کمی کروانے کے لیے کہا۔ میں نے کہا، "اپنے پروردگار سے بار بار کہنے میں مجھے شرم آتی ہے"۔ یہاں سے مجھے سدرۃ المنتھیٰ پہنچایا گیا، اور مجھے جنت کا منظر بھی دکھایا گیا۔ راوی: انس بن مالکؓ نے ابوذر غفاریؓ سے سنا۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۴۱: شروع میں دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں، حضر میں بھی اور سفر میں بھی۔ بعد میں سفر کی نماز تو اپنی اصلی حالت پر قائم رہی لیکن حضر کی نمازوں میں اضافہ کیا گیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۴۲: فرمان نبیؐ ہے، عیدین کی نمازوں میں خواتین بھی شرکت کیا کریں مگر پردے کے ساتھ۔ البتہ حائضہ خواتین نماز سے دور رہیں اور دعا میں شامل ہو جائیں۔ راوی: امّ عطیہؓ۔

حدیث ۳۴۳ تا ۳۵۳: جابرؓ کو صرف ایک تہبند میں نماز پڑھتے دیکھا جب کہ ان کے کپڑے قریب ہی رکھے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں؟ انھوں نے کہا کہ ایسا میں نے یہ یاد دلانے کے لیے کیا کہ حضورؐ کے زمانے میں پہننے کو ہمارے پاس ایک ہی تہبند ہوا کرتا تھا۔ خود آنحضورؐ اپنے بدن پر صرف ایک کپڑا لپیٹ کر بھی نماز ادا فرمالیا کرتے تھے لیکن اس کے دونوں سرے آپؐ کے دونوں شانوں پر ہوتے۔ آنحضرتؐ فرماتے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس میں اس کے شانوں پر کچھ نہ ہو۔ ہاں اگر کپڑا بہت چھوٹا ہے تو صرف تہبند بھی کافی ہے۔ راویان: محمد بن منکدرؒ، عمرو بن ابی سلمہؓ، امّ ہانیؓ، ابو ہریرہؓ اور سعید بن حارثؓ۔

حدیث ۳۵۴: ایک سفر میں آنحضورؐ، شامی جبہ (لمبے کرتے) میں ملبوس تھے۔ نماز کا وقت ہوا۔ آستین تنگ ہونے کے سبب آپؐ اپنے ہاتھ نہ نکال پائے تو جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکال کر وضو فرمایا۔ موزوں پر صرف مسح کیا۔ اور نماز ادا فرمائی۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۳۵۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی تعمیر کے وقت پتھر اُٹھا رہے تھے۔ آپؐ کے جسم پر اُس وقت صرف ایک ازار (تہبند) ہی بندھی تھی۔ آپؐ کے چچا، عباسؓ نے مشورہ دیا کہ اس ازار کو اتار کر اپنے شانوں پر ڈال لو تاکہ جب پتھر اٹھاؤ تو پتھر کے نیچے کپڑا رہے۔ آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ لیکن پھر فوری بے ہوش ہو کر گر پڑے۔۔۔ اس کے بعد پھر کبھی بھی نبی کریمؐ برہنہ نہیں دیکھے گئے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۵۶: نبی کریمؐ سے کسی نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا۔ حضورؐ نے پوچھا کیا تم کو دو کپڑے مل جاتے ہیں؟ بعد میں حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تمھیں اللہ دسعت کرے تو تم بھی وسعت کرو۔ یعنی دو کپڑے (جیسے تہبند و قمیص، تہبند و چادر وغیرہ) موجود ہوں تو انہیں ضرور پہنو۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۵۷: آنحضورؐ سے پوچھا گیا کہ محرم (احرام) کیا پہنے؟ آپؐ نے فرمایا، نہ قمیص، نہ سراویل (شلوار)، نہ برقع اور نہ ایسا کپڑا جس پر خوشبو لگی ہو یا کوئی سامان جڑا ہو۔ اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لو مگر اوپر سے اتنے کاٹ دو کہ ٹخنہ نظر آئے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۵۸: حضورؐ نے ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جو شرمگاہ کو مکمل نہ ڈھانپ سکے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۳۵۹: آنحضرتؐ نے دو قسم کی بیع (تجارت) سے منع فرمایا، ایک لماس اور دوسرے بناذ۔ اسی طرح اشتمال صماء (یعنی ایسا کپڑا جو شرمگاہ کو مکمل نہ ڈھانک سکے) اور احتبا (یعنی لمبے کپڑوں کے پہننے) سے بھی ممانعت فرمائی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔۔ [نوٹ: اسلام سے قبل عرب معاشرے میں یہ طریقہ تھا کہ اگر کپڑا خریدنے نکلیں اور دکان جا کر اگر کسی کپڑے کو چھو دیں تو پھر اس کا خریدنا لازم ہو جاتا تھا۔ یہ لماس یا بیع ملامسہ ہے۔ اسی طرح اگر دکاندار نے خریدار کی طرف ایک چیز پھینک دی تو پھر اسے اس کا خریدنا ضروری ہو جاتا۔ یہ بناذ، یا بیع منابذہ ہے۔۔ مؤلف]۔

حدیث ۳۶۰: جب حضرت ابو بکرؓ امیر حج مقرر ہوئے تو آپ نے باقاعدہ اعلان جاری فرمایا کہ آئندہ سال سے کوئی بھی مشرک حج میں شامل نہ ہوگا اور نہ کوئی مسلمان برہنہ طواف کعبہ کر سکے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۶۱: آنحضورؐ اپنے بدن پر صرف ایک کپڑا لپیٹ کر بھی نماز ادا فرمالیا کرتے تھے۔ راوی: محمد بن مکندرؒ اور جابرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۴۳ تا ۳۵۳)۔

حدیث ۳۶۲: غزوۂ خیبر کے موقع پر حاصل ہونے والی صفیہ بنت حی کو آنحضرتؐ نے ان کی غلامی سے آزاد کر دیا اور ان سے سے نکاح فرمالیا۔ لوگوں نے پوچھا مہر کیا رکھا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا آزاد کیا جانا ہی مہر ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۶۳: ہم خواتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں فجر کی نماز کے لیے چادر میں لپٹی شامل ہوا کرتی تھیں۔ اپنے گھروں کو لوٹتیں تو کوئی ہمیں نہیں پہچان سکتا تھا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۴: آپؐ نے ایک بار ایک ایسی چادر پر نماز پڑھی جس میں بیل بوٹے نقش تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اس نقشین چادر کے سبب میری توجہ نماز سے ہٹی رہی۔ اسے لے جاؤ اور اور کوئی سادی چادر لے کر آؤ۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۵: حضورؐ کے سامنے جب اپنے گھر کے ایک گوشے میں تصویروں سے منقش چادر نظر آئی تو رسول مکرمؐ نے اسے اتروا دیا۔ فرمایا اس کی یہ تصویریں میرے سامنے آتی رہتی ہیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۳۶۶: ایک مرتبہ کسی نے حضورؐ کو ایک ریشمی جبہ تحفے میں دیا۔ آپ نے اسے پہن کر نماز تو پڑھ لی لیکن جوں ہی نماز سے فارغ ہوئے اسے شدید کراہت کے ساتھ کھینچ کر اتار دیا۔ اور فرمایا یہ پرہیز گاروں کے لیے مناسب نہیں۔ راوی: عقبہ بن عامرؓ۔

حدیث۳۶۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار وضو فرمارہے تھے۔ وضو کا یہ پانی آپؐ کے اعضا پر بلالؓ ڈال رہے تھے۔ دوسرے صحابہؓ عقیدت سے سرشار اس پانی کو حتی الامکان گرنے نہ دیتے، بلکہ اسے لے کر اپنے چہروں پر ملتے جاتے۔ جسے اس میں سے کچھ نہ مل پاتا تو دوسروں کے ہاتھوں کی تری ہی سے استفادہ کرلیتا۔۔۔ آنحضرتؐ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا اور آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ تاہم لوگ اور جانور سامنے سے گذرتے بھی رہے۔ (امام کے سامنے کا ایک نیزہ کافی ہوتا ہے)۔ راوی: ابوجحیفہؓ۔

حدیث۳۶۸: نماز پڑھاتے وقت اگر امام کی جگہ تھوڑی سی اونچی ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ راوی: ابو حازمؓ۔

حدیث۳۶۹: (اس حدیث میں دو اخبار ہیں): پہلی خبر یہ کہ آپؐ گھوڑے پر سے گرنے کے سبب اتنے زخمی ہوگئے کہ آپؐ کو بیٹھ کر نماز کی امامت کرنی پڑی۔ لیکن جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ امام کی مکمل اقتدا کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، وہ رکوع میں جائے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ (اور اسی حدیث کی دوسری خبر یہ ہے کہ): اُن دنوں آپؐ نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ کا ایلا کر رکھا تھا۔ اپنی ازواج سے نہ ملنے کی اس قسم سے آپؐ مہینے کی ۲۹ تاریخ ہونے پر نکل آئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپؐ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا "یہ مہینہ ۲۹ دن کا ہی ہے"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۳۷۰: رسول اکرمؐ چھوٹی چٹائی بچھائے نماز پڑھا کرتے اور میں آپؐ کے اتنے قریب بیٹھی ہوتی کہ کبھی آپؐ کا کپڑا میرے جسم کو چھو جاتا۔ حالاں کہ کبھی میں حائضہ بھی ہوتی۔ راوی: حضرتہ میمونہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۲۴)۔

حدیث۳۷۱: میری دادی نے آنحضرتؐ کو اپنے پاس کھانے پر مدعو کیا۔ دعوت سے فارغ ہونے کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ میں تمھارے گھر میں نماز پڑھوں گا۔ فوری میں نے اپنے پاس رکھی ایک چٹائی کو دھویا اور حضورؐ کے لیے پیش کر دیا۔ میں اور ایک یتیم لڑکا آپؐ کے

Siddiqui Publications

پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اور ہمارے پیچھے بوڑھی اماں تھیں۔ یوں (ہمیں یہ شرف ہے کہ) ہم نے دو رکعت نماز آپؐ کی امامت میں اپنے گھر میں ادا کی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۷۲: آنحضرتؐ خمرہ (چھوٹی چٹائی) پر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ راوی: حضرتہ میمونہؓ۔

حدیث ۳۷۳: ایک بار میں لیٹی ہوئی تھی کہ آپؐ نے نماز ادا فرمائی، ایسے کہ جب سجدہ میں جانا ہوتا تو مجھے ہلکا سا دبا دیتے اور میں اپنے پیر سکیڑ لیتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۷۴، ۳۷۵: رسول کریمؐ نماز پڑھتے تھے اور آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان، میں فرش پر جنازہ کے مثل لیٹی رہتی تھی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۷۶: آنحضورؐ کی امامت میں نماز ہوتی اور اکثر صحابہؓ، گرمی کی شدت کے باعث پیشانیوں کے نیچے کپڑے کا کنارہ بچھا لیتے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۷۷: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی جوتوں سمیت بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۷۸، ۳۷۹: وضو میں موزوں پر صرف مسح کرنا بھی کافی ہے۔ راویان: جریر بن عبد اللہؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ۔
(دیکھیں حدیث ۱۸۱ اور ۲۰۰ تا ۲۰۴)۔

حدیث ۳۸۰: میں نے ایک شخص کو ایسی نماز پڑھتے دیکھا جس میں اس کے رکوع اور سجود نامکمل تھے۔ میں نے اسے ٹوکا۔۔۔ اور ابو وائلؓ نے تو اس سے یہ تک کہہ دیا کہ تم مر گئے تو محمد مصطفیٰؐ کی سنت پر نہ مرو گے۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۳۸۱: آپؐ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کے درمیان اتنی کشادگی رکھتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی۔ راوی: عبد اللہ بن مالکؓ۔

حدیث ۳۸۲، ۳۸۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم ہے جب تک کہ وہ لا إله إلا الله نہ کہہ دیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے، اور ہماری طرح ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی ضمانت ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو ضائع نہ کرو۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۸۴: بیت الخلا جاؤ تو حاجت کے وقت اپنا منہ یا پیٹھ، قبلہ رخ نہ ہونے دو۔ کسی جگہ پر بیت الخلا کی تعمیر ہی غلط کر دی گئی ہو تو اس مجبوری کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار ضرور کر لو۔
راوی: ابو ایوب انصاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۵)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۸۵: عمرے کے لیے پہلے سات مرتبہ کعبہ کا طواف، اس کے بعد مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز اور پھر صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا ضروری ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۸۶: بلالؓ کے مطابق آنحضرتؐ نے کعبہ میں داخل ہو کر پہلے دو رکعت نماز اُن دو ستونوں کے درمیان پڑھی جو کعبے میں داخل ہوتے وقت بائیں جانب پڑتے ہیں۔ پھر باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں کعبے کے باہر بھی ادا کیں۔ راوی: مجاھدؒ، ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۸۷: جب آنحضرتؐ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام گوشوں میں دعا کی مگر نماز، کعبہ سے باہر نکل کر ادا کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ (کعبہ)، ہمارا قبلہ ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۸۸: حضورؐ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ۱۶ یا ۱۷ مہینے نماز پڑھی۔ آپؐ چاہتے تھے کہ کعبہ ہمارا قبلہ ہو جائے تو اللہ نے فرمایا، قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ، [یعنی یہ تمھارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں، (سورۃ البقرۃ:۱۴۴)]۔ پس آپؐ نے نئے قبلے کی طرف رخ پھیر لیا۔ یہود نے اس پر اعتراض اٹھایا۔ تو وحی نازل ہوئی، مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ، [یعنی انھیں کیا ہوا ہے کہ پہلے یہ جس قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے اس سے یکایک پھر گئے؟ (اے نبیؐ!) ان سے کہہ دو، مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے، (سورۃ البقرۃ:۱۴۲)]۔۔۔ اُسی روز چند انصاری بیت المقدس کی جانب رخ کر کے عصر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک ایسے شخص کا گذر ادھر سے ہوا جس نے حضور کے پیچھے، کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی تھی، اس نے آواز دی کی اب کعبہ ہمارا قبلہ بن چکا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے کعبہ کی طرف ہی رخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ اس پر سب نے بلا چوں وچرا نماز کے دوران ہی اپنے رخ کو کعبہ کی طرف کر دیا۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۳۸۹: نبی کریمؐ سوراری پر جس راستے وہ چلتی اسی جانب اپنی نمازیں پڑھا کرتے۔ البتہ جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اتر کر کعبہ کے صحیح رخ کو اختیار فرماتے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۹۰: حضورؐ نے فرمایا کہ میں بھی تمھاری ہی طرح ایک بشر ہوں۔ میں بھی نماز کے دوران کبھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا کبھی ایسا ہو جائے تو مجھے یاد دلاؤ۔ تمھاری نمازوں میں بھی

Siddiqui Publications

کبھی کسی بات کا شک پیدا ہوجائے تو سلام پھیر کر ۲ سجدے (سہو کے) کرلیا کرو۔ راوی: عبداللہ ابن مسعودؓ۔

حدیث ۳۹۱: حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے مختلف موقعوں پر حضورؐ کے سامنے اپنی تین خواہشات عرض کیں۔ (۱) کاش ہم مقام ابراھیمؑ کو نماز کی جگہ بنائیں۔ تو اس پر حکم نازل ہوا، وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، [یعنی مقام ابراھیمؑ کو مستقل جائے نماز بنا لو، (سورۃ البقرۃ:۱۲۵)]۔ (۲) ازواج مطہرات سے ہر نیک و بد گفتگو کرتا ہے، کاش آپؐ اپنی بیویوں کو پردے کا حکم فرمائیں۔ تو وحی اتری، يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ، [یعنی اے نبی! تم اپنی بیبیوں، بیٹیوں اور مسلمان عورتوں کو کہہ دو کہ وہ اپنی چادروں سے اپنے آپ کو چھپا لیں، تاکہ معلوم ہوجائے کہ شریف خواتین ہیں اور کوئی انھیں ایذا نہ دے پائے، (سورۃ الاحزاب:۵۹)]۔ (۳) کچھ ازواج رشک میں مبتلا نظر آئیں، تو میں نے چاہا کہ آپؐ ایسوں کو طلاق دے سکیں تو قریب ہے کہ اللہ آپؐ کو صالح بیویاں عطا کردے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ، [یعنی بعید نہیں کہ نبی تم سب کو طلاق دیدیں اور (اللہ) ایسی بیویاں عطا کردے جو تم سے بہتر ہوں (سورۃ التحریم:۵)]۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۹۲: ایک مرتبہ لوگ مسجد قبا میں نماز پڑھ رہے تھے کہ یکایک کسی شخص کا ایک اعلان بلند ہوا کہ رسول مکرمؐ پر یہ وحی نازل ہوچکی ہے کہ سب کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کریں۔ سب نے نماز کے دوران ہی اپنا رخ کعبے کی طرف موڑ لیا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۹۳: آپؐ نے ایک بار ظہر کی نماز ادا کی تو بھول سے ۵ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے توجہ دلائی تو فوراً ہی ۲ سجدے (سہو) ادا کرلیے۔ راوی: عبداللہ ابن مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۰)۔

حدیث ۳۹۴ تا ۴۰۴: جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔ لٰہذا یہ مناسب نہیں کہ وہ قبلے کی طرف منہ کر کے تھوکے۔ آپؐ نے فرمایا قبلہ رخ تھوکنا گناہ ہے۔ راویان: انس بن مالکؓ، عبداللہ بن عمرؓ، حضرتہ عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابوسعید خدریؓ اور انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۰۵، ۴۰۶: رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا، میں امامت میں ہونے کے باوجود پیچھے کے مقتدیوں کے رکوع و سجود کو دیکھ سکتا ہوں۔ راویان: ابوہریرہؓ اور انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۰۷: حضورؐ نے ایک مرتبہ سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۴۰۸: آنحضرتؐ نے ایک بار جب کہ وہ مسجد میں تھے مجھے ،اور اس وقت موجود سب کو کھانے کی دعوت دی۔ آپؐ نے فرمایا اُٹھو اور چلو۔ اور ہم چل پڑے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۴۰۹: رسول اکرمؐ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو پائے تو کیا اسے قتل کر دیا جائے۔ آپؐ نے اُن میاں بیوی کا لعان یا ملاعنہ کروایا۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۴۱۰، ۴۱۱: اپنی بینائی کی خرابی کے سبب مسجد نبویؐ میں میری مستقل حاضری ممکن نہیں ہو رہی تھی، خاص طور پر بارش کے دنوں میں۔ تو میں نے آنحضرتؐ سے ایک بار خواہش کی کہ آپؐ میرے گھر تشریف لائیں اور میرے گھر میں (برکت کے لیے) نماز ادا فرما دیں۔ چناں چہ آپؐ تشریف لائے اور یہ نماز باجماعت گھر کے اس مقام پر ادا کی گئی جہاں میں نے انتظام کیا تھا۔ بعد میں، میں نے اس مقام کو مسجد میں تبدیل کر دیا۔ (دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ) : اس موقع پر محلے کے لوگ بھی جمع ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک نے یہ کہا کہ فلاں شخص منافق ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا، (یاد رکھو!) جس نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہا تو اس پر اللہ نے آگ حرام کر دی ہے۔ راویان: عتبان بن مالکؓ، محمود بن ربیع انصاریؓ۔

حدیث ۴۱۲: نبی مکرمؐ اپنے کاموں، جیسے اپنی طہارت (منہ ہاتھ دھونا)، کنگھی کرنا، اور جوتیاں پہننا (وغیرہ) کو دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۶۸)۔

حدیث ۴۱۳: اُمّ حبیبہؓ اور اُمّ سلمہؓ نے حبش کے گرجا گھر میں تصویریں دیکھی تھیں۔ انھوں نے اس کا ذکر آنحضرتؐ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں کوئی نیک مرد مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں تصویریں بھی بنا دیتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن بدترین خلق ہوں گے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۱۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے ہجرت کرکے) مدینہ پہنچے تو مدینہ کی بلندی (قبا کے مقام) پر قبیلہ عمرو بن عوف میں اترے۔ یہاں آپؐ کا قیام ۲۴ راتوں کا رہا۔ پھر آپؐ نے بنی نجار کو پیغام بھیجا۔ وہ تلواریں لٹکائے آن پہنچے۔ آپؐ ان کے ساتھ چلے اور ابو ایوبؓ کے مکان میں اپنا سامان اتارا۔ نماز کا وقت ہوا تو وہیں بکریوں کی جگہ پر نماز پڑھ لی۔ پھر حضورؐ نے مسجد بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ اس کے لیے بنی نجار سے ان کا باغ خریدنے کی

Siddiqui Publications

بات کی۔ انھوں نے عرض کیا کہ ہم اس کی قیمت اللہ بزرگ و برتر سے لیں گے۔ اس باغ میں مشرکین کی قبریں تھیں۔ ویرانہ تھا۔ کھجور کے درخت تھے۔ لہٰذا قبروں کو کھود کر دوسری جگہ منتقل کیا گیا۔ ویرانہ درست کیا گیا۔ درختوں کو کاٹ کر قبلہ کی جانب نصب کیا گیا۔ پھر پتھر لا کر مسجد کی تعمیر کی گئی۔ نبی کریمؐ پتھر لانے والوں کے ساتھ تھے اور دعا فرماتے جاتے تھے کہ، "اے میرے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، اس لیے انصار اور مہاجرین کو بخش دے"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۱۵: مسجد تعمیر ہونے سے پہلے آنحضرتؐ بکریوں کے باڑے ہی میں نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۴۱۶: نبی اکرمؐ سامنے اونٹ کھڑا ہوتا تب بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ راوی: ابن عمرؓ (نافعؒ)۔

حدیث ۴۱۷: ایک بار سورج گرہن ہوا تو رسول اکرمؐ نے نماز پڑھی، پھر فرمایا کہ مجھے دوزخ دکھائی گئی، اور اس سے برا منظر میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۴۱۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ کچھ نمازیں اپنے گھر میں بھی ادا کر لیا کرو۔ انھیں قبریں نہ بناؤ۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۴۱۹: رسول کریمؐ نے فرمایا کہ ان معذب (یعنی عذاب والے) لوگوں کے پاس مت جاؤ، اگر تم رو نہ رہے ہو تو۔ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) تم کو بھی ان ہی جیسا نہ ہو جائے۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۴۲۰: (گرجا گھر میں تصاویر): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۱۳۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۲۱، ۴۲۲: جب رسول معظمؐ کو (آخری) بیماری لاحق ہوئی تو آپؐ اپنی چادر بار بار اپنے منہ پر ڈالتے اور جب گرمی محسوس ہوتی تو اسے ہٹا دیتے تھے۔ اسی حالت میں حضورؐ نے فرمایا، "یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو، انھوں نے اپنی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے"۔ (دراصل اس وقت سب مسلمانوں کو) آنحضرتؐ ایسے افعال کی ممانعت فرما رہے تھے۔ راویان: حضرت عائشہؓ، عبد اللہ ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۳)۔

حدیث ۴۲۳: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے ۵ باتوں کی اجازت دی گئی ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ (۱) ایک ماہ کے سفر تک کی زمین کو اللہ نے میرے رعب سے مدد کر دی ہے (یعنی مجھے فاتح کر دیا ہے)۔ (۲) پوری زمین میرے لیے پاک کر دی گئی ہے، اور یہ اجازت مل گئی ہے کہ میری امت کا کوئی شخص نماز کا وقت آنے پر وہیں نماز پڑھ لے۔

Siddiqui Publications

(۳)میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے۔(۴)دیگر نبی ،خاص قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے، میں تمام قوموں کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔(۵)مجھے شفاعت (کی اجازت)عنایت فرمائی گئی ہے۔راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔(دیکھیں حدیث ۳۲۶)۔

حدیث ۴۲۴: حبش قبیلے کی ایک آزاد کردہ عورت میرے ساتھ رہتی تھی۔ وہ میرے پاس جب بیٹھتی تو یہ قصہ ضرور سناتی۔ "ایک بار میرے قبیلے کی ایک لڑکی نے اپنے گلے سے سرخ حمائل اتاری ہی تھی کہ ایک چیل آئی، اس کو گوشت سمجھا اور جھپٹ کر لے گئی۔ لوگوں نے میری طرف (چوری کا) خیال کیا اور میری تلاشی لینے لگے، یہاں تک کہ مجھے برہنہ کر ڈالا۔ چوری کی اس تہمت سے میں بہت پریشان تھی کہ وہی چیل واپس آئی اور اس نے اس ہار کو ان کے درمیان چھوڑ دیا۔ میں نے چوری کے اس الزام سے بری ہونے کو اللہ کی طرف سے مدد سمجھا اور رسول اکرمؐ کی خدمت میں آکر اسلام قبول کیا۔ وہ دن تمھارے پروردگار کی عجیب قدرتوں میں سے ہے کہ اس نے مجھے کفر سے بھی نجات دلا دی"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۲۵: میں مسجد نبویؐ میں سویا کرتا تھا حالاں کہ کنوارہ نوجوان تھا۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۴۲۶: ایک دن آنحضرتؐ، فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے تو وہاں علیؓ کو نہ پایا۔ آپؐ نے دریافت کیا، تو فاطمہؓ نے جواب دیا کہ ہمارے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا اس لیے وہ مجھ پر غضبناک ہو کر چلے گئے۔ رسول خدا نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو علی کہاں ہیں؟ معلوم ہوا کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضورؐ وہاں تشریف لے گئے۔ وہ لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے جسم میں مٹی بھر گئی تھی۔ رسول اکرمؐ ان کے جسم سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے، "اے ابوتراب! اٹھو، اے ابوتراب! اٹھو"۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (تراب، مٹی کو کہتے ہیں۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۴۲۷: میں نے اصحاب صفہؓ میں سے ۷۰ آدمیوں کو دیکھا کہ ان میں سے اکثر کے پاس ردا (قمیص) نہ ہوتی تھی۔ صرف چادر ہوتی جسے وہ گلے میں ڈال لیا کرتے۔ یہ چادر کبھی پنڈلیوں تک پہنچتی تو کبھی ٹخنوں تک۔ اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے (مستقل) تھامے رہتے تا کہ شرمگاہ ننگی نہ ہو جائے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۴۲۸: میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ مسجد میں تھے اور وقت چاشت کا تھا۔ حضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ پہلے ۲ رکعت نماز پڑھ لے۔۔۔ پھر میرا آپؐ پر کچھ قرض تھا اسے آپ نے مجھے ادا کر دیا۔ اور کچھ زیادہ کر کے دیا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث۴۲۹: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے ۲ رکعت (تحیتہ المسجد) پڑھ لے۔ راوی: سلمیؓ۔

حدیث۴۳۰: رسول خدا کا فرمانا ہے کہ تم میں سے ہر ایک پر فرشتے دعا کیا کرتے ہیں جب تک کہ وہ جائے نماز پر رہتا ہے کہ جہاں اس نے نماز پڑھی۔ فرشتے کہتے ہیں، "اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما"۔ اور اس وقت تک (دعا کرتے ہیں) جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے۔۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۵)۔

حدیث۴۳۱: رسول مکرمؐ کے زمانے میں مسجد (نبویؐ) کچی اینٹ سے بنی تھی، اس کی چھت کھجور کے درخت کی تھی۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ حضرت عمرؓ نے مسجد میں کچھ توسیع کی۔ حضرت عثمانؓ نے اس کو بدل دیا اور بہت سی ترمیمات کیں۔ اس کی دیوار نقشیں پتھروں اور گچ کی بنائی۔ اس کی چھت ساکھو سے بنائی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۴۳۲: ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ مسجد نبویؐ کی تعمیر میں ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے، جب کہ عمارؓ دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی اکرمؐ نے انھیں دیکھا تو ان کے جسم سے مٹی جھاڑتے اور یہ فرماتے جاتے کہ عمار پر مصیبت آئے گی۔ انھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ اُن کو جنت کی طرف دعوت دیں گے اور وہ اِن کو دوزخ کی طرف بلائیں گے۔ عمار دعا مانگتے تھے، اعوذ باللہ من فتن (یعنی میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)۔ راوی: عکرمہؓ۔

حدیث۴۳۳: آنحضرتؐ نے ایک عورت کو یہ کہلا بھیجا کہ تم اپنے غلام کو جو بڑھئی ہے یہ کہہ دو کہ کچھ لکڑیوں کو درست کر کے میرے لیے بیٹھنے کی ایک چوکی بنا دے۔ راوی: سہلؓ۔

حدیث۴۳۴: ایک عورت نے جس کا غلام بڑھئی تھا، حضورؐ سے کہا کہ کیا میں آپ کے بیٹھنے کے لیے کچھ ایسی چیز بنوا دوں جس پر آپؐ بیٹھ سکیں۔ آپؐ نے فرمایا، اگر تم چاہتی ہو تو بنوا دو۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث۴۳۵: حضرت عثمانؓ کے (مسجد تعمیر کرنے کے) بارے میں لوگ گفتگو کر رہے تھے۔ تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے حق میں بہت کچھ کہہ رہے ہو لیکن میں نے رسول اکرمؐ کو یہ

Siddiqui Publications

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیے مسجد تعمیر کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسی طرح کا ایک مکان جنت میں تیار کرا دیتا ہے"۔ راوی: عبید اللہ خولانیؒ۔

حدیث ۴۳۶، ۴۳۷: ارشادِ رسولؐ ہے کہ کوئی شخص مسجد یا بازار میں تیر لے کر آئے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کی پیکانوں کو پکڑ لے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ان سے زخمی ہو جائے۔ راویان: عمروؓ، جابر بن عبد اللہ اور ابو بردہؓ۔

حدیث ۴۳۸: حسان بن ثابت انصاریؓ نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ کیا تم (میری گواہی میں) یہ بتا سکتے ہو کہ نبی کریمؐ مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ اے حسان! رسول اللہ کی طرف سے مشرکوں کو جواب دے۔ اور اے اللہ! حسان کی روح القدس سے تائید کر۔ ابو ہریرہؓ بولے، ہاں (ایسا ہی میں نے سنا ہے)۔ راوی: ابو سلمہ بن عبد الرحمٰنؓ۔

حدیث ۴۳۹: آنحضرتؐ نے ہمارے حجرے کے دروازے پر اپنی چادر میں مجھے چھپایا اور حبشیوں کا کھیل تماشہ دکھایا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۴۰: اپنی غلامی سے آزادی میں مدد مانگنے کے لیے بریرہ میرے پاس پہنچی۔ میں نے اسے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میں تمھیں خرید لوں اور پھر آزاد کر دوں۔ لیکن اس کے مالک نے جواب دیا کہ خرید لیں لیکن ولاء (وفاداری) کا حق میرے لیے ہو گا۔ میں نے اس بات کا آنحضورؐ سے تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا، ولاء تو اسے کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر آپؐ نے مسجد جا کر اس بارے میں خطاب بھی فرمایا۔ آپؐ نے کہا "ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں (عائد) کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ یاد رکھو! ایسی شرط اسے نہیں ملے گی، اگرچہ سو بار کر لے"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۴۱: ایک بار میرے اور ابن ابی حدردؓ کے درمیان مسجد میں قرض کے معاملے پر تکرار ہو گئی اور ہماری آوازیں اتنی اونچی ہو گئیں کہ آنحضرتؐ نے بھی سن لیں۔ آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے کعب! تم اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے نصف معاف کر دیا۔ اس کے بعد آپؐ ابن ابی حدرد سے مخاطب ہوئے اور فرمایا اب تو اٹھ اور اس کا (باقی نصف) قرض ادا کر دے۔ راوی: کعبؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۴۲: مسجد نبویؐ میں ایک حبشی مرد (یا عورت) صفائی کیا کرتے تھے۔ اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی بابت آپؐ نے دریافت کیا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ مر چکے۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا۔ پھر حضورؐ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز پڑھی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۴۳: جب سود کے بارے میں سورۃ البقرۃ کی آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد جاکر انھیں تلاوت کیا۔ پھر آپؐ نے شراب کی تجارت (بھی) حرام کر دی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۴۴: (حبشی کا انتقال): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۴۴۲۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۴۵: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک سرکش جن گذشتہ شب میرے سامنے آیا تاکہ میری نماز فاسد کر دے۔ مگر اللہ نے مجھے اس پر قابو دے دیا۔ پھر میں نے اپنے بھائی سلیمانؑ کا قول یاد کیا کہ، رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي [یعنی میرے پروردگار میری مغفرت کر، مجھے ایسی بادشاہی عطا کر جو میرے بعد کسی اور کے لائق نہ ہو، (ص:۳۵)] اور اسے ذلیل کر کے واپس بھیج دیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۴۶: نبی اکرمؐ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے جو قبیلہ بنی حنیفہ کے ثمامہ بن اثال کو پکڑ کر لے آئے۔ لوگوں نے اس کو ستون سے باندھ دیا۔ حضورؐ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چھوٹتے ہی مسجد کے قریب ایک درخت کے پاس گیا اور غسل کر کے مسجد میں داخل ہوا۔ اور کہہ اٹھا أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدًا رّسول الله۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۴۷: جنگ خندق کے دن سعدؓ کے ہاتھ کی درمیانی رگ کٹ گئی تھی جس سے خون بہنے لگا۔ آنحضرتؐ نے مسجد کے قریب ہی ایک خیمہ نصب کروادیا تھا تاکہ زخمیوں کی تیارداری کر سکیں۔ چناں چہ ان کو وہاں رکھ گیا لیکن خون اس قدر بہہ چکا تھا کہ وہ اسی سے انتقال کر گئے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۴۸: ایک حج کے موقع پر میں نے رسول اکرمؐ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرو۔ میں نے طواف کیا۔ اس

وقت حضور مکرمؐ ایک گوشہ میں سورۃ الطور کی تلاوت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی: حضرتہ امّ سلمہؓ۔

حدیث ۴۴۹: ایک اندھیری رات میں دو صحابی، عباد بن بشرؓ اور غالباً اسید بن حضیرؓ، رسول اللہ سے مل کر واپس ہوئے تو ان کے ساتھ کل وقت چراغوں کی طرح کی کوئی چیز تھی جو ان کے سامنے روشن تھی۔ پھر جب وہ علاحدہ ہوئے تب بھی یہ روشنی الگ الگ باقی رہی یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔ راوی: انسؓ۔ (یہ نبی اکرمؐ کا اعجاز تھا۔۔مؤلف)۔

حدیث ۴۵۰: نبی معظمؐ نے ایک بار خطبہ دیا اور فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے بندے کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا ہے" (چاہے جسے پسند کرے)۔ حضرت ابو بکرؓ یہ سن کر رونے لگے۔ مجھے ان کا یہ رونا سمجھ میں نہیں آیا۔ تاہم آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! تم نہ روؤ، کیوں کہ یہ بات یقینی ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والا، اپنی صحبت میں اور اپنے مال میں، ابو بکر ہیں۔ میں اگر اپنی امت میں کسی کو خلیل (دوست) بناؤں تو وہ ابو بکر ہیں، لیکن اسلام کی محبت (افضل) ہے۔ (پھر فرمایا)، مسجد میں ابو بکر کے دروازے کے علاوہ کسی دروازے کو کھلا نہ رکھا جائے۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۴۵۱: حضورؐ (آخری) مرض کے سبب سر پر پٹی باندھے باہر نکلے اور فرمایا، لوگو! ابو بکر سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے، اپنی صحبت میں اور اپنے مال میں ہیں۔ میں اگر اپنی امت میں کسی کو خلیل بناؤں تو وہ ابو بکر ہیں، لیکن اسلام کی دوستی افضل ہے۔ مسجد میں ابو بکر کی کھڑکی کے علاوہ کسی کھڑکی کو کھلا نہ رکھا جائے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۵۲: نبی مکرمؐ مکہ تشریف لائے تو عثمان بن طلحہؓ کو بلایا، انھوں نے کعبہ کا دروازہ کھول دیا۔ حضورؐ، بلالؓ اور چند صحابی اندر گئے، پھر دروازہ بند کر دیا گیا۔ یہ لوگ تھوڑی دیر اس میں رہے اور پھر نکل آئے۔ میں نے بلالؓ سے پوچھا، "حضورؐ نے کہاں نماز پڑھی"؟ انھوں نے کہا دونوں ستونوں کے درمیان میں۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۸۶)۔

حدیث ۴۵۳: نبی اکرمؐ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے جو قبیلہ بنی حنیفہ کے ثمامہ بن اثال کو پکڑ کر لے آئے۔ لوگوں نے اس کو ستون سے باندھ دیا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۶)۔

حدیث ۴۵۴: میں مسجد میں کھڑا تھا کہ ایک شخص نے کنکر ماری۔ میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ تھے۔ انھوں نے مجھے کہا کہ ان دو آدمیوں کو میرے پاس لاؤ جو مسجد میں

Siddiqui Publications

شور کر رہے ہیں۔ ان سے سوال و جواب کے بعد آپ نے فرمایا، تم لوگ طائف سے آئے ہو، اگر تم لوگ اِس شہر (مدینہ) کے ہوتے تو میں تمھیں سزا دیتا کیوں کہ تم لوگ مسجد نبویؐ میں بیٹھ کر شور کر رہے ہو۔ راوی: سائب بن یزیدؓ۔

حدیث ۴۵۵: (قرض کی ادائیگی۔ حضورؐ کا فیصلہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۱۔ راوی: کعبؓ۔

حدیث ۴۵۶، ۴۵۷: ارشادِ نبویؐ ہے کہ رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعت پڑھی جائے۔ اور آخر میں (فجر سے پہلے پہلے) ایک رکعت پڑھیں، جو ساری نماز کو وتر سے بدل دے گی۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۴۵۸: (خطاب کے وقت ۱۳ افراد کا مسجد پہنچنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۷۔ راوی: ابوواقد اللیثی۔

حدیث ۴۵۹: میں نے آنحضرتؐ کو مسجد میں اس طرح چت لیٹے دیکھا کہ آپؐ کا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھا ہوا تھا۔ راوی: عباد بن تمیمؓ۔

حدیث ۴۶۰: میں نے اپنے ماں باپ کو ہمیشہ دین کی پیروی کرتے دیکھا۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے مکان کے احاطے میں مسجد بنائی۔ وہ وہاں نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے تو مشرکین کی عورتیں اور بچے انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ وہ بہت رونے والے آدمی تھے تو انھیں روتا دیکھ کر لوگ اور بھی متاثر ہوتے۔ چناں چہ قریش کے بڑے اس پوری صوتحال سے بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۶۱: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جماعت کی نماز، گھر اور بازار کی نماز سے ۲۵ درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ اس لیے کہ جب نمازی وضو کر کے مسجد کی طرف چلتا ہے تو اس کا ہر قدم اللہ کے نزدیک ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور وہ ایک گناہ معاف کرتا ہے۔ وہ جب تک مسجد میں رہتا ہے، اس کے لیے فرشتے مسلسل اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۶۲: رسول اکرمؐ نے اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈالا۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (غالباً یہ متحد ہونے کی تعلیم میں تھا)۔

حدیث ۴۶۳: حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کے مثل ہے۔ اس کا ایک حصہ ددسرے کو تقویت دیتا ہے۔ اور اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈال کر بتلایا۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۴۶۴: رسول خدا نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر آپؐ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوگئے۔ اس وقت حضورؐ اپنے دونوں ہاتھوں میں پنجہ ڈالے ہوئے تھے۔ لوگوں نے یاد دلایا کہ دو رکعت نماز باقی ہے۔ تو آپؐ نے باقی کی دو رکعتیں بھی پڑھائیں۔ اس کے بعد سلام پھیر کر تکبیر کہی اور دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۶۵: میں نے سالم بن عبد اللہؓ کو دیکھا کہ وہ (مکہ کے) راستے میں ان مقامات کو تلاش کر کے نماز پڑھتے جہاں رسول معظمؐ نے نماز پڑھی ہے۔ راوی: موسیٰ بن عقبہؓ۔

حدیث ۴۶۶: (یہ ایک طویل حدیث ہے۔ اور اس کا حاصل کچھ یہ ہے کہ): رسول اکرمؐ جب عمرہ یا حج ادا کرتے، یا کسی غزوہ سے لوٹتے اور اس راہ میں ہوتے، تو ذوالحلیفہ کے مقام پر اترتے یہاں تک کہ وادی میں اتر جاتے۔ وادی کے کنارے مشرقی جانب، اپنے اونٹ کو بطحا میں بٹھا دیتے، اور رات یہیں آرام فرماتے۔ یہاں ایک چشمہ بھی ہے جس کے قریب آپؐ نماز پڑھتے۔ یہیں روحاء کی بلندی پر ایک چھوٹی مسجد ہے اس میں بھی حضورؐ نماز ادا فرماتے۔ مکہ سے واپسی پر نبی اکرمؐ رویثہ کے قریب درختوں کے قریب نرم مقام میں اترتے تھے۔ آپؐ نے یہاں کے قریبی ٹیلوں میں بھی نماز ادا فرمائی ہے۔ آنحضورؐ ذی طول کے مقام پر بھی اترتے اور رات کو رہتے تھے۔ اسی طرح یہیں آس پاس کے کئی مقامات پر آنحضرتؐ اترے ہیں اور نماز بھی پڑھی ہے۔ اوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۴۶۷: نماز شروع ہو چکی تھی۔ میں اپنی گدھی پر سوار سامنے کی طرف سے پہنچا، جب کے صف کے آگے کسی قسم کی آڑ نہ تھی۔ پھر میں نے اپنے جانور کو وہیں چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور پھر آکر صف میں شامل ہو گیا۔ لیکن میرے اس فعل پر کسی نے نہیں ٹوکا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب میں چھوٹا تھا۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۴۶۸، ۴۶۹: رسول اکرمؐ جب عید کے دن (نماز پڑھانے) نکلتے تو حکم فرماتے کہ میرے سامنے نیزے کو (بہ طور سترہ یا آڑ) گاڑ دیا جائے۔ آپؐ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھاتے اور لوگ آپؐ کے پیچھے ہوتے۔ سفر میں بھی حضورؐ ایسے ہی کیا کرتے۔ (دوسری حدیث میں ہے کہ): آپؐ نے بطحا کے مقام پر نیزے کا سترہ قائم کر کے نماز پڑھائی۔ راویان: ابن عمرؓ اور عون بن ابی جحیفہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۷)۔

حدیث ۴۷۰، ۴۷۱: آنحضرتؐ کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان میں ایک بکری کے نکل جانے کا فاصلہ ہوا کرتا تھا۔ مسجد (نبویؐ) میں بھی یہی صورت تھی۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۴۷۲، ۴۷۳: (باہر نماز کے لیے سترہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۶۸، ۴۶۹۔ راوی: عبد اللہ ابن عمرؓ۔

حدیث ۴۷۴: حضورؐ جب اپنی حاجت (رفع کرنے) کے لیے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپؐ کے پیچھے جاتے۔ جب آپ فارغ ہو جاتے تو ہم آپؐ کو پانی دیا کرتے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۷۵: (باہر نماز کے لیے سترہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۶۸، ۴۶۹۔ (یہاں یہ بھی ہے کہ): آپؐ نے جب وضو فرمایا تو لوگ آپؐ کے وضو کا پانی تبرکاً اپنے منہ پر ملنے لگے۔ راوی: ابو جحیفہؓ۔

حدیث ۴۷۶: میں سلمہ بن اکوعؓ کے ساتھ مسجد نبویؐ آیا کرتا تھا۔ وہ اکثر مصحف کے قریب والے ستون کے قریب ہی نماز پڑھا کرتے۔ میں نے جب اس کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے بتایا کہ میں نے آنحضرتؐ کو اس جگہ پر نماز پڑھنے کی کوشش کرتے دیکھا ہے۔ راوی: یزید بن عبیدؓ۔

حدیث ۴۷۷: میں نے بڑے بڑے صحابہؓ سے ملاقات کی ہے۔ وہ مغرب (کی نماز) کے وقت ستونوں کی طرف سبقت کیا کرتے تھے تاکہ ان کی آڑ میں نماز پڑھیں۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۴۷۸، ۴۷۹: (کعبہ کے اندر نماز): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۸۶ اور ۴۵۲۔ (یہاں یہ تفصیل بھی ہے کہ): اُس وقت کعبہ، ۶ ستونوں پر بنا ہوا تھا۔ نماز کے وقت آپؐ نے ۳ ستونوں کو اپنے پیچھے کر لیا، ایک ستون کو دائیں جانب (اور ۲ ستون بائیں طرف)۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۴۸۰: ابن عمرؓ کعبہ کے اندر داخل ہوتے تو اُس جگہ نماز پڑھنا چاہتے جس کی بابت بلالؓ نے انھیں خبر دی تھی کہ یہاں رسول اکرمؐ نے نماز پڑھی ہے۔ تاہم ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ کسی پر کچھ تنگی نہیں، جو جہاں چاہے نماز ادا کرے۔ راوی: نافعؓ۔

حدیث ۴۸۱: نبی کریمؐ (سفر میں) اپنے جانور کو سامنے عرضاً بٹھا دیتے اور پیچھے نماز پڑھتے۔ نافعؓ نے پوچھا کہ اگر سواری اٹھ کر چل پڑتی تو کیا ہوتا؟ ایسے میں اس کی زین یا کجاوے کو اٹھا کر بہ طور سترہ سامنے کر لیتے۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹)۔

حدیث ۴۸۲: کیا تم لوگ ہم (عورتوں) کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیتے ہو۔۔۔؟ نبی کریمؐ جب گھر میں نماز پڑھتے تو تخت کے بیچ میں نماز پڑھتے اور میں اس پر لیٹی ہوتی۔ تاہم میں خود اپنے آپ کو سمیٹ کر ایک طرف ہو جایا کرتی تھی۔ راوی حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۳: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھ رہا ہو جو اسے لوگوں سے چھپالے، پھر اگر کوئی اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اسے ہٹادے، اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے۔ اس لیے کہ وہی شیطان ہے۔ راوی: ابو صالح وسمانؒ۔

حدیث ۴۸۴: رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے والا اگر یہ جان لیتا کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو اس کو نمازی کے سامنے نکلنے سے ۴۰ سال کھڑا رہنا زیادہ پسند ہوتا۔ ابو نضرؒ کہتے ہیں کہ ۴۰ کے ساتھ سال، ماہ یا، دن کہا گیا، یاد نہیں۔ راویان: بسر بن سعیدؒ، ابو جہیمؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۸۵: (نماز کے سامنے عورت کا آجانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں ۴۸۲۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۶: نبی مکرمؐ جب (رات کی) نماز پڑھتے تھے تو میں فرش پر عرضاً سوئی ہوتی تھی۔ پھر جب آپؐ وتر پڑھتے تو آپؐ مجھے بھی جگا لیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۷: (بقول حضرتہ عائشہؓ: یہ اس وقت کی بات ہے جب گھروں میں چراغ نہیں جلا کرتے تھے) میں نبی کریمؐ کے سامنے سوئی ہوتی اور میرے پیر آپؐ کے قبلے کی جانب ہوتے تھے۔ جب حضورؐ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے اور میں اپنے پیر سمیٹ لیتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۸: (نماز کے سامنے عورت کا آجانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۲۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۸۹: (نماز کے سامنے حضرتہ عائشہؓ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۷۔ راوی حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۰: آنحضرتؐ نماز پڑھتے ہوتے اور آپؐ کی نواسی امامہؓ (اپنی کم سنی کے دور میں) حضورؐ پر چڑھ جاتی تھیں اور پھر خود ہی اتر بھی جاتی تھیں۔ راوی: ابو قتادہ انصاریؓ۔

حدیث ۴۹۱، ۴۹۲: میرا بستر حضورؐ کی جائے نماز کے قریب ہوتا تھا اور میں بستر پر لیٹی ہوتی۔ نماز پڑھتے وقت آپؐ کا کپڑا مجھ پر پڑ جاتا تھا۔ راوی: حضرتہ میمونہؓ۔

حدیث ۴۹۳: (نماز کے سامنے عورت کا آجانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۲ اور حدیث ۴۸۷۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۴: ایک بار حضورؐ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے میں تھے کہ قریش کی جماعت جو وہاں بیٹھی تھی ان میں کا ایک خبیث اٹھا اور باہر سے اونٹ کی غلاظت لا کر آپؐ پر ڈال دیا۔ حضرتہ فاطمہؓ آئیں اور اس غلاظت کو ہٹایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پوری کر چکے تو آپؐ نے قریش کے ایک ایک آدمی کے لیے بددعا کی۔۔۔ پھر ان خبیثوں کا انجام برا ہی ہوا۔ اور یہ تمام لوگ بدر میں مارے گئے اور گھسیٹ کر ایک کنویں میں ڈالے گئے۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۳۷)۔

Siddiqui Publications